چشم بد دور وہ حسین آنکھین ۔ رشک چشم غزال چین آنکھین
تھا جو ماں باپ کو نظر کا ڈر ۔ آنکھین بھر کر نہ دیکھتے تھے ادہر
تھی زمانہ مین بے عدیل و نظیر ۔ خوش گلو خوش جمال خوش تقریر
تھا نہ اس شہر مین جواب اسکا ۔ حسن لاکھون مین انتخاب اسکا
شعر گوئی مین ذوق رہتا تھا ۔ لکھنے پڑھنے سے شوق رہتا تھا
رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی ۔ جو ادا اسکی تھی قیامت تھی
تہا یہ اس گل کا جامہ زیب بدن ۔ سادی پوشاک مین تہی سوجبن
سارا گھر اوس پہ رہتا تہا قربان ۔ روح گر ماں کی تھی تو باپ کی جان
چشم کا نور دل کا چین تھی وہ ۔ راحت جان والدین تھی وہ
ایکدن چرخ پر جو ابر آیا ۔ کچھ اندھیرا سا ہر طرف چھایا
کھل گیا جب برس کے وہ بادل ۔ قوس تب آسمان پہ آئی نکل
دل میرا بیٹھے بیٹھے گھبرایا ۔ سیر کرنے کو بام پر آیا
خفقان دل کا جو بہلنے لگا ۔ اس طرف اس طرف ٹہلنے لگا
دیکھا ایک سمت جو اٹھا کے نظر ۔ سامنی تھی وہ دخت سوداگر
ساتھ ہمجولیان بہی تہین دو چار ۔ دیکھتی تہین وہ آسمان کی بھار
بام سے کچھ اوترتی جاتی تہین ۔ چہلین آپس مین کرتی جاتی تہین
رہگئی جب اکیلی وہ گل رو ۔ نگران سیر کو ہوئی ہر سو

ہوئی ہیری جو اُسکی چار نگاہ ۔ موںہہ سے بیساختہ نکل گئی اہ

حال دل کا نہین کہا جاتا ۔ خوب سمہلا نہین غش آجاتا

نہ ہوا گو کلام فیما بین ۔ روح قالب مین ہو گئی بیچین

تیر الفت جو تہا لگا کاری ۔ اشک بے ساختہ ہوے جاری

سامنے وہ کہڑی تہی ماہ منیر ۔ چُپ کہڑا تہا مین صورت تصویر

تاب نظارا آتنی لا نہ سکا ؛ کہ اشارہ سے بہی بُلا نہ سکا ؛

دیکہتا اُسکو بار بار تہا مین ۔ محو حُسن جمالِ یار تہا مین

گو مین رو کے ہوے ہزار رہا ۔ دل پہ لیکن نہ اختیار رہا

ایسی صورت سے ہو گئی جب شام ۔ لائی پاس ایک کنیز اُنکی پیام

بیٹی ناحق کی ہولین کہاتی ہین ۔ امان جان آپکی بُلاتی ہین ۔

گیسو رخ پر ہوا سے ہلتے ہین ۔ چلئے اب دونوں وقت ملتے ہین

سُن کے لونڈی کے موںہہ سے یہ پیغام ۔ گئی کوٹھے کے نیچے وہ گلفام

اُسکا جلوہ نہ جب نظر آیا ۔ مین بھی روتا ہوا اُوتر آیا

شام سے پہر سحر کی مر مر کی ۔ شب وہ کاٹی خدا خدا کر کے

پڑ گیا دل مین غم سے ایک ناسور ۔ یہی اُس دن سے پڑ گیا دستور

دن مین سو بار بام پر جانا ۔ دیکہنا بہا لنا چلے آنا ؛

جب نہ دیکہا وہان پہ وہ گل رو ۔ فرط غم سے نکل پڑے آنسو

میرے بچے کی جو کہڑ ہاے جان　　سات بار اُسکو مین کرون قربان
اللہ آمین سے ہم تو یون پالین　　آپ آفت مین دکھو یون ڈالین
پالا کس کس طرح تمہین جانی　　کون منت تھی جو نہین مانی
تیرے پیچھے کی تلخ سب اوقات　　دن کو دن سمجھی اور نہ رات کو رات
روشنی مسجد وان مین کرتی تہی　　جا کے درگاہ چوکی بھرتی تہی
اب جو نام خدا جوان ہوے　　ایسے مختار میری جان ہوے
ہان میان سچ ہے یہ خدا کی شان　　تم کرو جان بوج کر ہلکان
ہم تو یون پھونک پھونک رکہین قدم　　آپ دیتے پہرین ہر ایک پہ دم
ہم یہان رنج و غم مین روتی ہین　　آپ غیرون پہ جان کہوتے ہین
یون مٹاؤ گے جان کر ہمکو　　تہی نہ اُس روز کی خبر ہمکو
دیکھتی ہون جو تیرا حال زبون　　خشک ہوتا ہے میرے جسم کا خون
یون تو برباد تو شباب نہ کر　　مٹی ماں باپ کی خراب نہ کر
کچھ تو کہہ ہمسے اپنے قلب کا حال　　کس کا بہایا ہے تمکو حسن و جمال
دل ہوا تیرا شیفتہ کس کا　　سچ بتا ہے فریفتہ کس کا
کیسا دو دن مین دل نڈہال ہوا　　وائی بندی کا کیا یہہ حال ہوا
آئینہ تو اُوٹھا کے دیکھہ ذرا　　ستّ گیا دو ہی دن مین منہہ کیسا
سدہ نہ کہانے کی ہے نہ پینے کی　　کون سی پھر اُمید جینے کی

کس کی الفت مین ہے یہ حال کیا — کچھ نہ مان باپ کا خیال کیا

دلپہ گذرا ہے کیا ملال تو کہہ — مونہہ سے ناشدنی اپنا حال تو کہہ

یون ہی گر ہو گیا تو سودائی — دور پہونچیگی اسکی رسوائی

ایسے دیوانے کو بہرے گا کون — شادی اور بیاہ پہر کرے گا کون

کردیا کس نے ایسا آوارہ — کہ نہین بنتا اب کوئی چارہ

آگئے تو یہہ نہ تہا تیرا دستور — کس سے سیکہا تو اسطرح کی مور

میرے تو دیکہہ کر گئے اوسان — لیلے مجنون کے تونے کاٹے کان

باتین یہہ والدین کی سن کر — اور ایک قلب پر لگا نشتر

شرم کے مارے مونہہ دبا لیا — کچھ نہ مان باپ کو جواب دیا

گذرا یہانتک تو یہہ ہمارا حال — اب بیان انکا ہوتا ہے احوال

مین تو کہائے ہوئے تہا عشق کا تیر — پر ہوئی انکے دل پہ بہی تاثیر

چہلکے آنکھون کے دونون پیمانے — دل لگا آپ ہی آپ گھبرانے

آتش عشق سے اٹہا جو دہوان — باتون باتون مین بڑہ گیا خفقان

گوش فریاد قلب سننے لگے — خود بخود ہاتہہ پاؤن دہنے لگے

درد و غم دل کو آگیا جو پسند — سونا راتون کو ہو گیا سوگند

بحر الفت اسے ڈبونی لگی — ایک اولجھن سی دلکو ہونی لگی

گہٹنے طاقت لگی جو روز بروز — آتش ہجر ہو گئی دل سوز

نہین ممکن تمہارا بل جائے — دم بھی عاشق کا گر نکل جائے
اب لکھتا ہون آپکو یہہ حضور — وصل کی فکر چاہیئے ہے ضرور
اس مین غفلت کی تونے گر اے ماہ — حال ہوگا میرا کمال تباہ
غیر ہے ہجر سے میری حالت — غم اوٹھانے کی اب نہین طاقت
دل پہ آفت عجیب آئی ہے — جان بچ جائے تو خدائی ہے
جان کو کس گھڑی قرار آیا — غش نے فرصت جو دی بخار آیا
طپش دل نے گر کیا ہوشیار — وہم آنے لگے ہزار ہزار
دل کی الفت نے گر کیا کچھ جوش — وہ بھی جاتے رہے جو آئی تھی ہوش
آشنا دوست آگئے جو کبھو — جس نے دیکھا نکل پڑے آنسو
درد پہلو کچھ ایسا سیر مین ہے — حرکت تک بھی دست غیر مین ہے
جھوٹ سمجھین اسے حضور نہین — جان جاتی رہے تو دور نہین
مر گئے ہم تو رنج فرقت سے — پر خبر کی نہ اپنی حالت سے
اب جو پہونچی یہ آپ کی تحریر — ہے یہہ لازم کہ وہ کرو تدبیر
سختیان ہجر کی بدل جائین — دل کی سب حسرتین نکل جائین
دے کی خط مینے یہہ کہا اُس سے — جلد اِس کا جواب لا اُس سے
پہونچا جب اُن تلک میرا مکتوب — ہنس کے بولی کہ واہ وا کیا خوب
پھر یہہ کیا جواب مین تحریر — کچھ قضا تو نہین ہے دامن گیر

نہین معلوم کیا پڑی افتاد ⑦ جو فراموش کی ہماری یاد
کون ایسا ہے جا کے گھر اُسکے کسکو بہیجون مکان پر اُسکے
کیون نہ بیزار ہون مین جینے سے نہین دیکھا ہے دو مہینے سے
جان آنکھون مین کہنچ کے آئی ہے اب نہین طاقت جدائی ہے
کرلیا ہو سکا جہان تک صبر اب کہو دل کرے کہانتک صبر
دو مہینے نہ دیکھے جب گُل کو چین کس طرح آوے بُلبل کو
رات کسطرح پہر گذاری جاے کس طرح دل کی بیقراری جاے
طبع پہر کس طرح بہل جائے جسم سے روح جب نکل جائے
آئی نوچندی اتنے مین ناگاہ اس بہانے سے آئی وہ دلخواہ
بس کہ مرتی تھی نام پر میرے چھپکے آئی وہان سے گھر میرے
تھی جو فرصت نہ اشکباری سے اُتری روتی ہوئی سواری سے
پھر لپٹ کر میرے گلے ایکبار حال کرنے لگی وہ یون اظہار
اقربا میرے ہوگئے آگاہ تم سے ملنے کی اب نہین کوئی راہ
مشورے یہہ ہوے ہین آپس مین بہیجتے ہین مجہے بنارس مین
وہ چھٹے ہم سے جس کو پیار کرین جبر کیون کر یہہ اختیار کرین
گو ٹھکانے نہین ہین ہوش حواس پر یہہ کہنے کو آئی ہون تیرے پاس
جاے عبرت سرائے فانی ہے موردِ مرگ نوجوانی ہے

اونچے اونچے مکان تھے جنکے — آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے
کل جہاں پر شگوفہ و گل تھے — آج دیکھا تو خار بالکل تھے
جس چمن مین تھا بلبلون کا ہجوم — آج اُس جا ہے آشیانۂ بوم
بات کل کی ہے نوجوان تھے جو — صاحب نوبت و نشان تھے جو
آج خود ہین نہ ہے مکان باقی — نام کو بھی نہین نشان باقی
غیرت حور مہ جبین نہ رہے — ہین مکان گر تو وہ مکین نہ رہے
جو کہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم — ہوے جا جا کے زیر خاک مقیم
کوئی لیتا بھی اب نہین ہے نام — کون سی گور مین گیا بہرام
اب نہ رستم نہ سام باقی ہے — ایک فقط نامی نام باقی ہے
کج جو رکھتے تھے اپنے فرق پہ تاج — آج ہین فاتحہ کو وہ محتاج
تھے جو خود سر جہان مین مشہور — خاک مین مل گیا سب اُنکا غرور
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے — نہ کبھی دہوپ مین نکلتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے — اوستخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے
تھے جو مشہور قیصر و فغفور — باقی اُن کا نہین نشان قبور
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر — ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
رشک یوسف جو تھے جہانمین حسین — کھا گئے اُن کو آسمان و زمین
ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے — یہی دنیا کا کارخانہ ہے

سامنا ہو ہزار آفت کا — پاس رکہنا ہماری عزت کا
جب جنازہ میرا عزیزا و ٹہائین — آپ بیٹھے وہان نہ اشک بہائین
میری منت یہ دہیان رکہیگا — بند اپنی زبان رکہیے گا ....
تذکرہ کچہہ نہ کیجیے گا میرا — نام موںہہ سے نہ لیجیے گا
اشک آنکھون سے مت بہائیگا — ساتہہ غیرون کی طرح جائیگا
آپ کاندہا نہ دیجیے گا مجھے — سب مین رسوا نہ کیجیے گا مجھے
رنگ دل کے بدل نہ جائین کہین — مونہہ سے نالے نکل نہ جائین کہین
ساتہہ چلنا نہ سر کے بال کہلے — تا کسی شخص پر نہ حال کہلے
ہوتے آتش کے ہین یہہ پرکالے — تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے
ہو بیان گر کسی جگہہ میرا حال — تم نہ کرنا کچہہ اُس طرف کو خیال
ذکر سن کر میرا نہ رو دینا — میری عزت نہ یون ڈبو دینا
رنج فرقت میرا اوٹہا لینا — جی کہیں اور جا لگا لینا۔
ہوگا کچہہ میری یاد سے نہ حصول — دلکو کر لینا اور سے مشغول
رنج کرنا نہ میرا مین قربان — سن لو گر اپنی جان ہی تو جہان
دیجیو نہ اُس کو خدا نہ کوئی درد — ہوتا نازک کمال ہے دل مرد
دل مین گڑہنا نہ مجھے جہوٹ کے تو — جان دینا نہ گہوٹ گہوٹ کے تو
آکے رو لینا میری قبر کے پاس — تا نکل جائے تیرے دلکی بھڑاس

سمجھو اِس کو شب برات کی رات — ہم ہین مہمان تمہارے رات کی رات

(١٥)

چین دل کو نہ آئیگا تجھہ بن — ابکے بچھڑے ملینگے حشر کے دن

اب تم اتنی دعا کرو میری جان — کل کی مشکل خدا کرے آسان

پھل اوٹھایا نہ زندگانی کا — نہ ملا کچھہ مزا جوانی کا

دل مین لے کر تمہاری یاد چلی — باغ عالم سے نامُراد چلی

کہتی ہے بار بار ہمتِ عشق — ہے یہی مقتضاے غیرتِ عشق

چارپائی پہ کون پڑکے مرے — کون یون ایڑیان رگڑ کر مرے

عشق نام کیون ڈبو جائین — آج ہی جان کیون نہ کھو جائین

جب تلک چرخ بے مدار رہے — یہہ فسانہ بھی یادگار رہے

بولی گھبرا کے ٹھیر میری جان — کچھہ سنا ہے کہ کیا بجا اس آن

حسرتِ دل نگوڑی باقی ہے — اور یہان رات تھوڑی باقی ہے

گود مین اپنے پھر بٹھا لو جان — پھر گلے سے ہمین لگا لو جان

ڈال دو پھر گلے مین ہاتھون کو — پھر گلوری چبا کے مونہہ مین دو

پھر کہان ہم کہان یہہ صحبت یار — کر لو پھر ہمکو بھیچ بھیچ کے پیار

پھر مرے سر پہ رکھدے سر اپنا — گال پہ گال رکھدو پھر اپنا

پھر اُسی طرح مونہہ سے مونہہ کو ملو — پھر وہی باتین پیار کی کر لو

پھر سر پر چڑھی ہے کالون کی — بو سونگھا دو تم اپنے بالون کی

پہر اوٹھنے لگین بیٹھا لو تم ...
پہر بہون کو چبا کے بات کرو
پہر بلائین تمہاری یا لین ہم
رُو نہ اِس طرح سے تو زار قطار
آپ اچھے بھلے بچھڑ جائین
کاٹ لے ڈہیر سے کوئی سر میرا
مین دل و جان سے ہون فدا تیری
اب تو کیون سانس ٹھنڈی بہرتا ہے
مین ابہی تو نہین گئی ہون مر
اس قدر ہو رہا ہے کیون غمگین
کرنہ رو رو کے اپنا حال زبون
اشک بہتے ہین ناگوار تیرے
ایسے قصے ہزار ہوتے ہین
یون تو آنسو بہا نہ تو اپنے
رنج سے میرے کچھہ اوداس نہ ہو
تم تو اتنے مین ہو گئے رنجور
اِسی غم نے تو مجکو مارا ہے

پہر بگڑ جائین ہم منا لو تم ...
پہر ذرا مُسکرا کے بات کرو
آؤ پہر سر سے سر اوتارلین ہم
دشمنون کو کہین چڑہے نہ بخار
اور لینے کے دینے پڑ جائین
بال بیکا نہ ہو کہین تیرا
لے کے مر جاؤن مین بلا تیری
کیون میرے دل کو ٹکڑے کرتا ہے
کیون سُجائین ہین آنکہین رو رو کر
کیون مٹاتا ہے اپنی جان حزین
ارے ظالم ابہی تو جیتی ہون
تو نہ رو ہو گئی نثار تیرے
یون کہین مرد وے بہی روتے ہین
دل کو مضبوط رکھہ ذرا اپنے
یون تو للہ بدحواس نہ ہو
تہک گئے اور ابہی ہے منزل دور
صدمہ تیرا نہین گوارا ہے

صدمہ ہر ایک پہ یہہ گذرتا ہے　　زہر کہا کے بہی کوئی مرتا ہے
شکوہ ماں باپ کا تو ناحق ہے　　(12) ان کا اولاد پر بڑا حق ہے
ہون جو ناراض یہہ قیامت ہے　　ان کے قدمون کے نیچے جنت ہے
تم تو نام خدا سے ہو دانا　　اُس پہ رتبہ نہ اُن کا پہچانا
کیا بہروسہ حیات کا انکی　　نہ بُرا مانو بات کا ان کی
ہوش رہتے نہیں ہیں اس سن کے　　یہہ تو مہمان ہین کوئی دن کے
اتنی سی بات کا اُعبار ہے کیا　　ان کہنے کا اعتبار ہے کیا
غور سے کیجیئے جو دل مین خیال　　اُن کا غصہ نہین ہے جائے ملال
سُن کے اُس نے دیا یہ مجکو جواب　　ہم نے دیکھے نہین ہین چشم عتاب
بے حیا ایسی زندگی کو سلام　　مونہہ پہ آئے نہ تہی کبہی یہہ کلام
طعنہ سُنتی ہون دو مہینے سے　　موت بہتر ہے ایسے جینے سے
خون دل کب تلک پئے کوئی　　بے حیا بن کے کیا جے کوئی
نوع انسان بے حمیت ہو　　آدمی کیا نہ جس کو غیرت ہو
بات کس طرح وہ بشر سے اوٹھے　　نہ سنا ہو کبھی جو کانون سے
وہ سنے جس کو ایسی عادت ہو　　اس مین کیا اپنی اپنی غیرت ہو
پہر میرے جیتے جی نہ پہر خدا　　اپنے مرنے کا ذکر مونہہ پر لا،،
کون ساٹہ گیا ہے رنج و محن　　جان کیون دینگے آپکے دشمن

تم نے جی دینے کی جو کی تدبیر — حشر کے روز ہون گی دامنگیر

تو سلامت جہان مین رہ میری جان — نکلے مان باپ کے تیرے ارمان

واسطے میرے اپنا دل نہ کڑہاؤ — چاند سی بہو گھر مین بیاہ کے لاؤ

ہے یہی لطف زندگانی کا — دیکھو سکہہ اپنی نوجوانی کا

چار دن ہین یہ نالہ و فریاد — عمر بہر کون کس کو کرتا ہے یاد

لطف دنیا کے جب اوٹہاؤ گے — ہمکو دو دن مین بہول جاؤ گے

تہا یہی ذکر جو بجا گہڑیال — سن تے ہی اوسکے ہوگئی بے حال

ہوگیا فرط غم سے چہرہ زرد — دست و پا تہرتہرا کے ہوگئے سرد

مردنی رخ پہ چہا گئی اوسکے — دل مین وحشت سما گئی اسکے

دل مین گذرا جو اسکے صبح کا شک — ہوئی استادہ جا کے زیر فلک

ٹہنڈی جس دم چلی نسیم سحر — ہوگیا حال اور بھی ابتر

اتنے مین صبح کی [illegible]وردی — دونی چہرے کی ہوگئی زردی

ہوے ثابت جو صبح کے آثار — ہوگئی اور اسکی حالت زار

بید کی طرح جسم تہرایا — سر سے لے پاؤن تلک عرق آیا

باتین کرتی جو تھی سو بھول گئی — دم لگا چڑہنے سانس پہول گئی

بولی گہبرا رہیو اسکے گواہ — اور کہا لا الٰہ الا اللہ

اب فقط یہہ ہی خون بہا میرا — بخشدیجے کہا سنا میرا

[illegible] جھٹ گئی ایکبار — اور کیا خوب بیچ بیچ کے پیار

[illegible] بلا مین تا بہ قدم — بولی تجھ پر نثار ہوتے ہین ہم

آگ لگ جا ہے وہ گھڑی کم بخت — بام پر آئی تھی مین کون سے وقت

پھر یہہ بولی وہ پونچھ کر آنسو — میرے سر کی قسم نہ کڑھیو تو

آزماتی تھی تجکو سستی تھی — مین تیرے چھیڑنے کو ہنستی تھی

کہہ کے یہہ بات ہوگئی وہ سوار — یہان بندھا آنسوؤنکا چشم سے تار

آتش غم بھڑک گئی دونی — طپش قلب نے کی افزونی

آئی تھی یاد جب وصیت یار — وہم لاتا تھا دل ہزار ہزار

تھی وصیت جو یہہ بلا انگیز — وہیان آتے تھے کیا کیا وحشت خیز

دل مین کہنے کا اسکے تھا جوار — آتے تھے ذہن مین عجیب خیال

کون روکے گا جاکے گھر بیٹھے — جو کہا ہے وہی نہ کر بیٹھے

ہر گھڑی تھا جو اضطراب فزون — جی کا رونا تھا مین حزین محزون

کہ اوٹھا ایک سمت سے وہ غل — ہوش جس سے کہ اڑ گئے بالکل

شعلہ ایک آگ کا بھڑکنے لگا — مثل بسمل کے دل پھڑکنے لگا

یون تو گذرے تھے دو پہر روتے — اور ہاتھون کے اڑ گئے طوطے

ہوگیا دل کو اس طرح کا ہراس — آئے سو سو طرح کے وسواس

کہا ایک دوست سے کہ تم جاکر — جلد اس شور و غل کی لاؤ خبر

روتے ہین ہم سے بدنصیب کوئی — مرگیا ان کا کیا قریب کوئی
یون جو یہہ اپنی جان کہوتی ہین — کون ہین کس لئے یہہ روتی ہین
کیا ہوا ایسا صدمۂ جانکاہ — جو یہہ کرتی ہین ایسے نالہ و آہ
دوڑے اُس دم اُدہر میرے احباب — لے کے آئے خبر یہہ ہان شتاب
کیا اس طرح آ کے مجہسے بیان — کہ یہان سے ہے ایک قریب مکان
باغ کے پاس جو بنا ہے گہر — وہان فروکش ہین ایک سوداگر
یون تو ایک شور راہ بہر مین ہے — پر یہہ آفت اونہین کے گہر مین ہے
صاف کہلتا نہین ہی یہہ اسرار — مرگیا کوئی یا کہ ہے بیمار
پتہ ہوتا ہے عقل سے ادراک — کہ نہین بے سبب اُڑاتے خاک
کچہہ نہ کچہہ تو ہے ایسی اب رُوداد — کہ یہہ ہے شور و نالہ و فریاد
نہین برپا یہہ بے سبب ماتم — ہے نکلتا کسی جوان کا دم
ہر بشر ہو رہا ہے دیوانہ — کوئی مرتا ہے صاحب خانہ
نہین قابو مین ہے کسی کا دل — پیٹتے سب ہین صاحبان محل
نہین دیتا سنائی کچہہ بالکل — ہے فقط ایک ہائے ہائے کا غل
تہمتا ایک دم بہی وہان خروش نہین — کس سے پوچہین کسی مین ہوش نہین
روتے جس درد سے ہین وہ ہمدم — دیکہا جاتا نہین خدا کی قسم
کہہ گئی تہی جو وہ کہ کہاونگی زہر — مین یہہ سمجہا کہ ہو گیا وہی قہر

نہ رہی تاب رنج کے مارے | لگے تہرانے دست و پا سارے

(15)

تیر الفت نے دل مین مارا جوش | گر پڑا ہو کے خاک پر بے ہوش

عشق کی جو تہی دل کو بیماری | غش کا عالم سا ہو گیا طاری

دو گہڑی بعد پہر جو آیا ہوش | دیکہا برپا عجب ہے جوش و خروش

آگے آگے ہے کچہہ جلوس رواں | سر کہلے پیچہے کچہہ ہین پیر و جوان

سن رسیدہ ہین عورتین کچہہ ساتہہ | سر و سینہ پہ مارتی ہین ہاتہہ

کوئی ماما ہے کوئی دائی ہے | کوئی انّا ہے کوئی کہلائی ہے

جب بہرتے ہین غم سے آہین سرد | سن نے انکی دل مین ہوتا ہے درد

ہوتا ہے غیرون کو بہی ملال انکا | دیکہا جاتا نہین ہے حال انکا

کچہہ بیان ایسے ہوتے جاتے ہین | راستے والے روتے جاتے ہین

سہرا اوس پر بندہا ہے ایک زرتار | جیسے گلشن کی آخری ہو بہار

تہی پڑی اوس پہ ایک چادر گل | جس سے خوشبو وہ راہ تہی بالکل

عود سوز آگے آگے روشن تہے | مرگئی پر بہی لاکہہ جوبن تہے

بہیڑ تابوت کے تہی ایسی ساتہہ | جیسے آئے کسی دولہن کی برات

سب وضیع و شریف تہے ہمراہ | بہیڑ تہی اس قدر کہ بند تہی راہ

ساتہہ تہے خویش و اقربا سارے | رو رہے تہے غریب بیچارے

پیچہے پیچہے تہا سب کے سوداگر | مو پریشان اُداس خاک بسر

آگے آگے جنازہ [illegible] تھا — غش اوسے ہر قدم پہ آتا تھا
ہاتھہ تھامے تھے اقربا سارے — تا کسی جا پہ سر نہ دے مارے
حال اس درجہ ہو رہا ہے زبون — بہتا جاتا ہے سر کے زخم سے خون
سب امیر و فقیر روتے تھے — دیکھہ کر راہ گیر روتے تھے
پیچھے سب کے بنیں مین تھی مادر — کہتی جاتی اس طرح رو کر
تیری میت پہ ہو گئی مین نثار — کم سخن ہائے میری غیرت دار
دل پہ جو گذری کچھہ بیان نہ کی — کچھہ وصیت بہی مری جان نہ کی
کچھہ ماں کی اب نہین خبر تم کو — کس کی یہہ کہا گئی نظر تم کو
دل ضعیفی مین میرا توڑ گئی — بیٹیا اس ماں کو کس پہ چھوڑ گئی
تازہ پیدا جگر کا داغ ہوا — گھر میرا آج بے چراغ ہوا
دل کو ہاتھوں سے کوئی ملتا ہی — جی سنبھالے نہین سنبھلتا ہی
زہر دیدے کوئی مین کہا جاؤن — یا زمین شق ہو مین سما جاؤن
داغ تیرا جگر جلاتا ہے — چاند سا مکھڑا یاد آتا ہے
مٹ گیا لطف زندگانی کا ،، — دل کو غم ہے تیری جوانی کا
بیاہ تیرا رچانے پائی نہ مین — کوئی منت بڑھانے پائی نہ مین
تیری صورت کے ہو گئی قربان — چلین دنیا سے کیسی پر ارمان
ہوئین کس بات پر خفا بولو — اماں واری ذرا جواب تو دو

بولتی تم نہین پکارے سے — اب جیون گی مین کس سہارے سے
نکلا مان باپ کا نہ کچھ ارمان — ہاے بیٹیا نہ تم چڑہین پروان
کیا قضا نے جگر پہ داغ دیا — آج گہر میرا بے چراغ کیا
ایسی اس مان سے ہوگئین بیزار — لی نہ خدمت بہی پڑکے کچھ بیمار
نہ جیون گی تیرے فراق مین — دل تڑپتا ہے آنکھین ڈہونڈتی ہین
کس مصیبت مین پڑ گئی بیٹیا — کوکھ میری اوجڑ گئی بیٹیا
عمر کتنی تہی ایسے صدمے مین — ٹہوکرین تہین بدی بڑہاپے مین
سن کے اس طرح اسکی مان کی بین — اور سینے مین دل ہوا بیچین
تہی وصیت جو اس پری کی یاد — سن کے پیچھے مین ہو لیا ناشاد
گو یہہ طاقت نہ تہی کہ چلتی راہ — لے چلا جذب عشق پر ہمراہ
پیچھے ان سب کے جو روان تہا مین — صورت گرد کاروان تہا مین
گہ تڑپتا تہا صورت بسمل — بیٹھ جاتا تہا گاہ تہام کے دل
جو بہ کرتا تہا ضبط مین نالا — دل ہوا جاتا تہا تہ و بالا
مرغ بسمل کی میری صورت ہے — یہان گرا وہان یہہ حالت ہے
الغرض پہنچا ساتھ انکے وہان — دفن کا تہا مقام اوسکی جہان
قبر کہدتی جو وہان نظر آئی — لاکہہ روکا یہ چشم بہر آئی
دیکھکر یہہ جو لوگ رونے لگے — ٹکڑے ٹکڑے جگر کے ہونے لگے

طاقت ضبط گریہ جب نہ رہی — دل سے مینے یہہ اتنی بات کہی
کہکے کیا مرگئی وہ جان تجھے — کچھ وصیت کا ہے ہی دہیان تجھے
ہونہ لِلّٰہ بے قرار اتنا — ضبط کر دل کو ہو سکے جتنا
دل کو سمجہا کے یہہ گیا مین وہان — جمع سب اُنکے اقربا تھے جہان
دل آفت زدہ کو ہہ سکا کر — چُپ کا بیٹھا مین ایک طرف جاکر
اشک آنکھون سے گو نہ بہتے تھے — لوگ پر دیکھکر یہہ کہتے تھے
حال چہرے کا آج کیسا ہے — خیر تو ہے مزاج کیسا ہے
لال آنکھین ہین تمتمائے ہین گال — وجہ کیا ہے بیان تو کیجے حال
مونہہ پہ ایک مُردنی سی چہائی ہے — چہرہ پر چہٹ رہی ہوائی ہے
بولا مین اور کچہہ نہین ہے بات — شب کو سو یا نہین مین ساری رات
اوس پہ بیدل جو آیا مین مجبور — رنگ چہرہ کا ہوگیا کافور
ترک عادت بہی ایک عداوت ہے — رات کا جاگنا قیامت ہے۔
دل کا شک اونکے سب گنا دیا — یہی کہہ سن کے اونکو ٹال دیا
غل ہوا اتنے مین سب آتی جاینٔ — فاتحہ پڑہتے جاینٔ جاتی جاینٔ
سُن کے یہہ سب گئے وہان احباب — بخشا پڑہ پڑہ کے فاتحہ کا ثواب
جبکہ اس سے بہی ہوگئی فرصت — آئے جتنے تہے ہوگئے رخصت
پائی تنہا جو مینے یار کی قبر — دل کو باقی رہی نہ طاقت صبر

تہا جو اُس شمع رو کا دیوانہ / ڈور کر آیا مثل پروانہ
گر پڑا آ کے قبر پر ایک بار / اور رونے لگا مین زار و نزار
نہ رہا تہا جو اختیار مین دل / لوٹا تربت پہ صورت بسمل
دل عجب کچھہ مزا اوٹہاتا تہا / قبر اوسکی گلے لگاتا تہا
مر گئی تہی جو مجھہ وہ گل فام / زندگی ہو گئی مجھے بہی حرام
دیکہا آنکہون سے تہا جو ایسا قہر / کہا گیا مین بہی گہر مین آکر زہر
دو پہر تک تو رہی قے جاری / بعد پہر اُسکے غش ہوا طاری
تین دن تک رہی وہ بے ہوشی / ہو گئی جس سے خود فراموشی
عین غفلت مین پہر یہہ دیکہا خواب / کہ یہہ کہتی ہے وہ بچشم عتاب
سن تو رے تو نے زہر کیون کہایا / کچھہ وصیت کا بہی نہ پاس آیا
ہوئے خود رفتہ ایسے حد سے زیاد / دو ہی دن مین بہلا دی میری یاد
دل میرا بہلا دیا کہنا / ہان یہی چاہئے تہا کیا کہنا
کہکے یہہ جب ہو گئی روپوش / کہل گئی آنکہہ آ گیا مجہے ہوش
زہر کا پہر نہ کچھہ اثر پایا / ایک تعجب سا مجکو یہہ آیا
آشنا دوست سب یہہ تہا بیان / مُردے جی لو خدا کی شان
ہو گیا والدین کا یہہ سرور / بڑھ گیا دل چین چشم کا نور
اقربا سن کے سب ہوئے دلشاد / آ کے دینے لگے مبارک باد
حاصل اتنا تہا کچھہ کہانی سے / ہم رہے جیتے سخت جانی سے